جدید الیکٹرانک میڈیا کو معاشی ذریعہ بنانے کی فقہی تحقیق

مفتی عظمت اللہ بنوی دارالافتاء جامعۃ المرکز الاسلامی پاکستان

نمبر شمار : ذیلی عنوانات:

۱ :ٹیلی ویژن، وی سی آر اور تصویر سازی والے کمپنیوں میں کام کرنے کی شرعی حکم

۲ :نئی نسل کے لئے اسباب تباہی

۳ :ٹیلی ویژن، وی سی آر، کیبل اور کمپیوٹر سنٹرز (جو فسق وفجور کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں) کی آمدنی کا حکم

۴ :ناجائز آمدنی بلانیت ثواب واجب التصدق ہے

۵ :حصول حلال آمدنی کا قرآن وحدیث میں ترغیب

سوالنامہ

(۱) ٹیلی ویژن کی نشریات ریکارڈ کرنے والے اور دیکھنے والے سنٹر کے شعبے میں کام کرنے والے ملازم کی کمائی کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟۔

(۲) کمپیوٹر سنٹرز کے ملازمین کی کمائی حلال وحرام ہونے کے بارے میں کیا حکم ہے۔؟

(۳) ان اداروں (ٹیلی ویژن کیبل، وی سی آر، انٹرنیٹ کمپیوٹر سنٹرز) کے کل آمدنی کے حلال وحرام ہونے کا فیصلہ؟۔

(۴) درج بالا کاروبار میں کثیر سرمایہ کاری کر کے ان اداروں میں مستقلاً ذریعہ معاش بنانے کے بارے میں فیصلہ؟۔

(۵) ان اداروں کے ملازمین کی اب تک کمائی کی حیثیت کیا ہے؟ (مستفتی ڈاکٹر حکیم نواز نیو الوصیف میڈیکل سٹور اندرون ہوید گیٹ ضلع بنوں)

بالاسوالات کے بالترتیب جوابات

(۱) ٹیلی ویژن، وی سی آر اور تصویر سازی والے کمپنیوں میں کام کرنے کی شرعی حکم:

(۱) واضح رہے کہ ٹیلی ویژن لہو ولعب اور گانے بجانے کا آلہ ہے۔ اس میں جاندار تصویروں کی بھر مار ہوتی ہے۔ اور جاندار کی تصویر بنانا دیکھنا ناجائز ہے۔ اسی طرح ٹیلی ویژن، وی سی آر کی نشریات ریکارڈ کرنے والے اور دیکھنے والے اداروں میں کام کرنا، نیز یہ بھی واضح رہے کہ آج کل اشتہاری مہم کے ایسے ایسے خطرناک پہلو سامنے آرہے ہیں کہ مختلف کمپنیوں اور ان کی مصنوعات کی مشہوری کے لئے جو اشتہارات یا بورڈ وغیرہ ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ ان میں اکثر جاندار کی تصاویر اور غیر محرم عورتوں کی نیم برہنہ تصویریں، یا جوڑے کی تصویر جنسی اختلاط کی صورت میں پیش کی جاتی ہیں۔ مزید یہ کہ تصویر کو مختلف جسموں، رنگوں، فطری وغیر فطری شکل وصورت میں حسب مرضی متحرک وجامد ظاہر کیا جاتا ہے۔

(۲) نئی نسل کے لئے اسباب تباہی:

طبعی وفطری چیزوں کو نقل بمطابق اصل ہی نہیں، بلکہ نئے فنی قالب میں انوکھے طرز میں پیش کیا جاتا ہے۔ جس سے نئی نسل کو اسلحہ اور فوجیوں کی ذریعہ قتل کرنے کی بجائے میڈیا کے ذریعے نئی نسل کے اخلاق وافکار کا جنازہ نکالا جاتا ہے۔ اور نئی نسل کی ایمانی غیرت اور ذہنی وفکری اور اخلاقی قوتوں کے ختم کرنے اور فحاشی پھیلانے کی ناپاک سازش ہے۔ اس قسم کے اشتہارات وغیرہ نشر کرنے والی اکثر یہودیوں کی کمپنیاں ہیں۔ جن میں بھولے بھالے مسلمان ملازم بھی اپنی دنیا وآخرت تباہ وبرباد کررہے ہیں۔

لہذا اس مذکورہ پروگرام میں کسی قسم کا تعاون کرنا **تعاون علی المعصیت** کی وجہ سے ناجائز وحرام ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

ولا تعا ونوا علی الا ثم والعدوان . (سورۃ المائدہ: ۲)

اور گانا بجانے، اور فحاشی پھیلانے والے آلات مہیا کرنے والے کے بارے میں قرآن مجید میں سخت عذاب کی وعید ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ **ومن الناس من یشترِ ی لھو الحدیث لیضلّ عن سبیل اللّٰہ بغیر علم ویتخذھا ھزوااولئک لھم عذاب الیم.** (سورۃ لقمان:٦)

اور حدیث شریف میں تصویر بنانے والے کے بارے میں سخت عذاب کی وعید ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب میں تصویر بنانے والے ہوں گے۔

عن عبداللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ وسلم یقول اشد الناس عذاباً عند اللہ المصوّرون .
(مشکوٰۃ ص ۳۵۸/۲)

اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تبیعو القینات و لا تشتر وھن (ولا تعملوھن) ای الغنا فا نھا رقیۃ الزنا و ثمنھن حرام قیل لا یصح ،بیعھنّ لظاھر الحدیث وقال القاضی النھی مقصور علی البیع والشراء لا جل التغنی وحرمۃ ثمنھا دلیل علی فساد بیعھا والجمھور صححوا .....مؤول با ن اخذا الثمن علیھن حرام کا خذثمن العنب من النباذ لا نہ اعا نۃ وتو صل الیٰ حصول محرم لا لا ن البیع غیر صحیح (وفی مثل ھذا)ای الشراء لا جل الغناء ......

(ومن الناس من یشتری لھو الحدیث) ای یشتری الغناء والا صوات المحرمۃ التی تلھی عن ذکراللّٰہ ....ای یشتری اللھو من الحدیث لا ن اللھو یکون من الحدیث ومن غیرہ والمراد با لحدیث المنکر،فید خل فیہ السمر با لا سا طیر و بالا حادیث التی لا اصل لھا والتحدث با لخرا فات والمضا حیک والغناء وتعلّم الموسیقی وما اشبہ ذالک یعنی فضول الکلا م نز لت فی النضر بن الحارث کا ن یشتری القینات لیضل عن سبیل اللّٰہ ...اشتری کتب الا عا جم کا ن یحدث بھا قریشاً ویقول ان کان محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

يحدثكم بحديث عاد وثمود فانا احدثكم بحديث رستم وا سفنديار والاكاسرة ..الخ (مرقات.ص ٦/كتاب البيوع صـ٢٩)

اورفتاوٰی الدرالمختار میں ہے۔

استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه الصلاة والسلام استماع الملاهی معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر.ای با نعمة ..... فالواجب كل الواجب ان يجتنب كی لا يسمع لماروی انه عليه الصلاة والسلام ادخل اصبعه فی اذنه عنه سماعه .(ج ٣٦٩/٦)

مذکورہ بالا آیات وروایات سے یہ بات واضح ہوگئی۔ٹیلی ویژن وغیرہ کے پروگرام والے ادارہ میں ملازمت اورکسی قسم کا تعاون کرنا، معاونت علی المعصیت کی وجہ سے ناجائز ہے۔

(۲) کمپیوٹر کے ذریعے اگر مذکورہ ٹیلی ویژن اوروی سی آر کے پروگرام ریکارڈ ہوتے ہوں۔جس میں جانداروں کی تصاویراورگانے اور دیگرفحش پروگرام ہوتے ہیں۔اوراسی طرح کسی کمپنی یااس کی مصنوعات کی مشہوری کے لئے جاندارتصویر والے اشتہارات وبورڈز وغیرہ ریکارڈ کئے جاتے ہوں۔جوکہ شرعاً ناجائز ہیں۔تو ایسے کمپیوٹر کے شعبے میں ملازمت کرنا بھی ناجائز وحرام ہے۔اوراگر کمپیوٹر کے ذریعہ غیرسودی جائز کاروباری ادارہ کے حساب وکتاب کی فائلیں ریکارڈ ہوتی ہوں۔جن میں کوئی ناجائز کام نہیں ہوتا اسی طرح مختلف کمپنیوں اوران کی مصنوعات کی مشہوری کے لئے جواشتہارات وغیرہ ریکارڈ ہوتے ہیں۔ان میں کوئی جاندار کی تصویر وغیرہ نہیں ہوتی۔تو پھر ایسے کمپیوٹر کے ادارہ میں ملازمت کرنا جائز ہے۔اورآمدنی حلال ہے۔

(۳) ٹیلی ویژن، وی سی آر، کیبل اور کمپیوٹر سنٹرز (جوفسق وفجور کے لئے استعمال کیے جاتے ہوں) کی آمدنی کا حکم:

(۳)واضح رہے کہ ایسے اداروں کی بنیاد سودی سرمایہ سے ہوتی ہے۔جوکہ شرعاً ناجائز ہے۔اوراسی طرح ٹیلی ویژن، وی سی آر، کیبل اورفسق کے لئے کمپیوٹر کے سنٹرز کا استعمال جس میں جانداروں کی تصویریں اورگانے اورفحش پروگرام ہوتے ہیں۔جن کا دیکھنا سننا ناجائز وحرام ہے۔تو ایسے فحش پروگرام کوریکارڈ کرنا بھی ناجائز وحرام ہے۔اورمختلف کمپنیوں کی مصنوعات وغیرہ کی مشہوری کے لیے یایاداشت کے لئے جواشتہارات ہوتے ہیں۔ان میں اکثراشتہارات وبوڈرز پر جاندار کی تصاویر ہوتی ہیں۔جن میں غیرمحرم عورتوں کی پرکشش اورنیم برہنہ تصاویر ہوتی ہیں۔جن کا دیکھنا جائز نہیں ہوتا ہے۔ان کوریکارڈ کرنا اورنشرکرنا تعاون علی المعصیت کی وجہ سے ناجائز وحرام ہے۔اوراس کی آمدنی بھی حرام ہے۔اس لئے کہ جومال حرام کسی چیز کے بدلہ میں یاکسی خدمت کے بدلہ میں حاصل کیا گیا ہے۔اس کا حکم یہ ہے۔کہ اس قسم کے مال حرام، حرام کمائی کرنے والے کے لئے حلال نہیں بلکہ یہ ملک خبیث ہے۔ناجائز آمدنی ہونے کی بناء پرواجب التصدق ہے۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی آمدنی کوحرام قراردیا ہے۔ایسے مال کا خبث، کسب خبیث اورناجائز آمدنی کی وجہ سے ہے۔جیسا کہ فتاوٰی شامی میں ہے۔كسب المغنية كالمغصوب لم يحل اخذه .(فتاوٰی شامی ص ٣٨٥/٦)

اورحدیث شریف میں ہے۔ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الدم وثمن الکلب و کسب البغی ولعن آکل الر بواو مو کلہ والواشمة والمستو شمة ولمصور. (مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۹/۶)وھکذافی مشکوۃ المصابیح

(۴) کثیر سرمایہ خرچ کرکے ایسے ناجائز کاروبار جس میں بہت سے مفاسد اور بہت زیادہ گناہ ہوں۔کو بطور پیشہ اختیار کرنا سامان جہنم خریدنے کے مترادف ہے۔جس کو عقل مند باشعور مسلمان اختیار نہیں کرسکتا۔اور نہ ہی شریعت اس قسم کی پرفسق وفجور کاروبار کی اجازت دیتی ہے۔

(۴) ناجائز آمدنی بلانیت ثواب واجب التصدق ہے:

(۵) ایسے ادارہ سے ملازمین کو تنخواہ میں ملنے والی رقم بھی ناجائز وحرام ہے۔اور حرام مال میں ملک خبیث ہے۔اور یہ ملک خبیث ناجائز آمدنی ہونے کی وجہ سے واجب التصدق ہے۔اس کو بلانیت ثواب فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہے۔اور توبہ استغفار لازم ہے۔اوران ناجائز ذرائع آمدنی کو ترک کرنا بھی ضروری ہے۔لیکن اگر تمام حرام مال کو صدقہ کرنے سے فاقہ کشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔تو ان کے لئے اضطراری کیفیت کی بناء پر اتنی گنجائش ہوگی کہ ناجائز آمدنی سے اتنا مال اپنے پاس رکھے کہ فاقہ کشی اور احتیاجی سے بچ سکے۔آسائش کے لئے اس کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔اور آہستہ آہستہ اپنے آپ کو ناجائز جائیداد سے فارغ کرے۔اس طرح کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے۔کہ مواخذہ سے بچ جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ معاف فرماویں گے۔قرآن پاک میں ہے۔

فمن اضطر غیر باغ ولا عا دفلا اثم علیہ.انّ اللہ غفوررحیم :(سورۃ البقرۃ ۱۷۳)

(۵) حصول حلال آمدنی کا قرآن وحدیث میں ترغیب:

گذراوقات اور حصول رزق کے لئے جائز کاروبار اور حلال آمدنی والا ادارہ اختیار کیا جائے۔کیونکہ قرآن وسنت میں حلال روزی کمانے اور کھانے اور اعمال صالحہ کا حکم ہے۔ناجائز ذرائع آمدنی سے کلی اجتناب کیا جائے۔چنانچہ حدیث میں ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ طیب لا یقبل الا طیباً ان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایھا الرسل کلوامن الطیبات واعملو صالحاً وقال تعالیٰ یا یھا الذین اٰمنوا کلو امن طیبا ت مارزقنکم الخ .مشکوٰۃ.ج ۲۴۱/۱)

وعن عبد اللہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة.(مشکوٰۃ ص ۱۴۲/۱)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح

نعمت اللہ حقانی

رئیس دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں